THE SCHOLAR
Islamic Academic Research Journal
ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)
DOI:10.29370/siarj
Journal home page: http://siarj.com

معاصر اسلامی معاشروں کو درپیش فکری تحدیات

IDEOLOGICAL LIMITATIONS TO CONTEMPORARY ISLAMIC SOCIETIES

1. **Irfan Jafar**
Lecturer, Department of Islamic Studies, The University of Lahore.
Email: muhammad.irfan@ais.uol.edu.pk
ORCID ID:
https://orcid.org/ 0000-0001-6201-1993

2. **Muhammad Saad Dhelvi**
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Lahore
Email: msaaddehlvi.edu@gmail.com
ORCID ID:
https://orcid.org/0000-0002-0291-9462

To cite this article:
Irfan Jafar, Muhammad Saad Dhalvi, "IDEOLOGICAL LIMITATIONS TO CONTEMPORARY ISLAMIC SOCIETIES.")." The Scholar-Islamic Academic Research Journal 8, No. 1 (May 05, 2022).
To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar1

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 8, No. 1 ||January-June 2022 || P. 1-11
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue14urduar1
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/ issue14urduar1
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2022-05-05

معاصر اسلامی معاشروں کو درپیش فکری تحدیات

IDEOLOGICAL LIMITATIONS TO CONTEMPORARY ISLAMIC SOCIETIES

Irfan Jafar, Muhammad Saad Dhelvi

ABSTRACT:

Modern Muslim Societies are facing many contemporary challenges since one Hundred Years; it is because of regime Western civilization. Muslims are facing Political, Economical, Social & civilization Problems. We can get prestige by inviting non-Muslims to Islām. Knowledge is a Power that can Defeat other civilizations. We should try to combine for this purpose. Scholars of Relīgion & Politics should be on one stage. All propaganda of the orientalists must be rejected. They should not be allowed to disturb Muslims Countries. Muslim should live peacefully, like a family. Muslims should ignore Sectarianism in religion. It is Very Dangerous for Nations.
Allah Says in Qur'ān: All Should Catch Rope of Allah Strongly & Should Not Be Divided. Holy Prophet Says: "Believers are like a Building, They Make Strong to one another. Most of Muslim countries are combined geographically but they are not United physically they Believe in One Allah, One Rasool & one Kaaba, inspire of this are divided in different ways. They should Follow Holly Prophet (PBUH) in all their life. In this way, their all problems will be solved.

Keywords: Muslim societies, contemporary, challenges, Sectarianism.

کلیدی الفاظ: مسلم، معاشرہ، معاصر، فکری، تحدیات۔

موجودہ زمانہ کے مسلمان سو سال سے بھی زیادہ عرصہ سے مسائل کا شکار ہیں، ان کے مسائل کے خلاف ان کی جدو جہد انیسویں صدی کے نصف آخر سے شروع ہوتی ہے، اس وقت مسلم رہنماؤں کا عام ذہن تھا کہ ہمارے مسائل کا

اصل سبب مغربی قوموں کا سیاسی غلبہ ہے اگر مغرب کا سیاسی غلبہ ختم ہو جائے تو اس کے بعد ہمارے تمام مسائل کا بھی خاتمہ ہو جائے گا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ نشانہ پورا ہو گیا۔ اس کے بعد تمام مسلم علاقے مغرب کے سیاسی غلبہ سے آزاد ہو گئے، مگر مسلمانوں کے مسائل حل نہیں ہوئے، وہ بدستور پوری شدت کے ساتھ آج بھی باقی ہیں۔ اس ریسرچ پیپر میں معاصر اسلامی معاشروں کو درپیش فکری مسائل کے اسباب ووجوہات، مسلم معاشروں کو درپیش اہم تحدیات کا مختصر جائزہ اوران کے نتائج سے بحث کی گئی ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ معاصر مسلم معاشروں کو درپیش فکری تحدیات کس نوعیت کی ہیں؟ اوران کا تدارک کیسے ممکن ہے؟

مسلم معاشروں کو درپیش فکری مسائل کے اسباب

مسلم معاشروں کو درپیش فکری مسائل کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مغرب کا غلبہ سادہ طور پر صرف سیاسی غلبہ نہ تھا وہ دراصل جدید صنعتی تہذیب کا نتیجہ تھا سیاسی غلبہ کے خاتمہ کے باوجود صنعتی تہذیب کی فاتحانہ حیثیت بدستور شدت کے ساتھ انہی مغربی قوموں کو حاصل تھی اس لیے ان کا غلبہ بھی بدستور جاری رہا صرف اس فرق کے ساتھ کہ پہلے یہ غلبہ براہ راست تھا، اور اب یہ غلبہ بالواسطہ انداز میں ہے۔ اس منفی انجام کو دیکھنے کے بعد مسلم دانشور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری اصل کمی صنعتی پسماندگی ہے، سب سے پہلے ہمیں اس کمی کو دور کرنا ہے ہمیں دوسری قوموں کی طرح ایک بڑی صنعتی طاقت بننا ہے اس کے بغیر ہماری قسمت بدلنے والی نہیں۔ مگر یہ بھی ہمارے مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ کیونکہ زمانہ ٹھہرا ہوا نہیں ہے وہ مسلسل ترقی کر رہا ہے۔

آج مسلمان جس قسم کے مسائل سے دوچار ہیں اور سیاسی، اقتصادی، صنعتی، تہذیبی اور فکری تحدیات ان کو درپیش ہیں وہ کوئی نئی صورت حال نہیں ہے، اس قسم کے حالات کا تجربہ امت مسلمہ کو طویل تاریخ میں بار بار مختلف شکلوں میں پیش آتا رہا ہے، اب ہمیں دیکھنا چاہیے کہ اسے پہلے امت کو جب اس قسم کے مسائل اور تحدیات سے دوچار ہونا پڑا تو کیا صورت پیش آئی اور کس طرح اس کا مقابلہ کیا گیا؟ اس کا جواب تاریخ کی روشنی میں صرف ایک ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ کامیابی اسلام کی دعوتی طاقت کے ذریعے حاصل کی گئی، تیرہویں صدی عیسوی کے وسط میں تاتاریوں نے عالم اسلام کو غیر معمولی نقصان پہنچایا۔ وحشی اور خونخوار تاتاریوں کی طاقت بظاہر ناقابل شکست بنی ہوئی تھی مگر اس کے بعد اسلام کی دعوتی طاقت نے تاتاری قوم کو مسخر کر لیا۔

علامہ اقبال نے اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

؎ تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے نشۂ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے　　　پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے[1]

موجودہ زمانہ غیر معمولی تبدیلیوں کا زمانہ ہے، اس زمانہ میں ایسے نئے مسائل پیدا ہوئے ہیں جو قدیم زمانہ میں نہ تھے۔ ضرورت ہے کہ مسلم امہ کو کلی نوعیت کے اجتہاد سے کام لینا چاہیے، بصورت دیگر ملت اسلامیہ موجودہ زمانہ میں اپنا مقام حاصل نہ کر سکے گی اور اپنا کردار ادا کرنے میں بھی ناکام رہے گی، یہ کوئی سادہ بات نہیں بلکہ بہت اہم بات ہے۔ اس کو گہرائی کے ساتھ سمجھنے کے لیے وسیع تر دائرہ میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ مثبت امکانات کو دریافت کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بہترین دینی امکانات روشن ہوں حقیقت یہ ہے کہ مسلمان آج جن مشکلات میں گھر گئے ہیں وہ یقینی طور پر مصنوعی ہیں یہی وہ مقام ہے جہاں موجودہ مسلمانوں کی ترقی کا سفر رک گیا ہے۔ مسلمان آج یہ محسوس کرتے ہیں ان کا راستہ ہر طرف سے بند ہے۔ مگر اس دنیا میں کبھی کسی کے لیے راستہ بند نہیں ہوتا، لہذا انسان بعض اوقات خود اپنی نادانی سے اپنا راستہ بند کر لیتا ہے۔ قوموں کی ترقی علم و ہنر سے ہے کامیابی کا چراغ اسی سے روشن ہوتا ہے اور قوموں کی کامیابی کا راز قرآنی تعلیمات کے علم و عمل میں مضمر ہے ارشاد ربانی ہے:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾[2]

"اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند کرے گا جن کو علم دیا گیا، اللہ اس سے خبر دار ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔"

علامہ اقبال رحمہ اللہ نے فرمایا:

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو　　　اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار در قطار اب بھی

سینے میں اگر دل ہو اور تڑپ اسلام ہو دل میں　　　اتر سکتا ہے ابرِ رحمتِ پروردگار اب بھی

آئیے ہم مسلم معاشروں کو درپیش چند اہم تحدیات کا مختصر جائزہ لینے کی کوشش کرتے ہیں:

مختلف فیہ مسائل میں اتحاد و امکانات:

مسلم معاشروں کو درپیش چیلنجز میں سے اسلامی ریاستوں کے داخلی مسائل میں ان کے مختلف فیہ مسائل ہیں جن کی

[1]Allama,Muḥammad Iqbāl,Dr, Bāng-e-Dārā,Nazam: ***"Shikwa" and "Jawab-e-Shikwa"*** ,(Lahore:ʿishrat PublishingHouse,1992)1/123.

([2])Sūrah Al Mujadila:11

نبیاد پر دھڑے بازی اور گروہ بندی نے جنم لیا ہے اور اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ مسائل فقہی اور فروعی قبیل سے تعلق رکھتے نظر آتے ہیں ہیں ان مسائل کا حل یہی ہے کہ تمام مکاتب فکر کے قائدین ان کی سنگینی کو محسوس کریں، اختلافات کے بجائے اشتراکات کو فروغ دیں مشترکہ امور میں اکٹھے ہو جائیں اسلام کے حقیقی تصور کو اجاگر کرنے کے لیے مشترکہ جدوجہد کریں، مستشرقین و دین دشمن قوتوں کی طرف سے کئے گئے پروپیگنڈے کا مشترکہ طور پر توڑ کریں ان کی مشترکہ کاوشوں کے نتیجے میں ان کے پیروکاروں میں بھی ہر سطح پر مشترک جدوجہد فروغ پائے گی، نفرتیں کم ہوں گی اور محبتیں بڑھیں گی، عالمی سطح سے گلی محلے کی سطح تک معتدل علمائے کرام پر مشتمل کمیٹیاں قائم کی جائیں جو اختلافات کی خلیج کو کم کرنے اور اتفاق واتحاد کو فروغ دینے کے لیے ہمہ وقت سوچ وبچار کرتی رہیں اور وقتاً فوقتاً اٹھنے والے مسائل کو بروقت حل کریں۔ مسلمان ممالک میں فروغی اختلافات کو ہوا دینے پر پابندی عائد کی جائے اور کسی بھی طرح کی تفرقہ بازی، فساد اور انتشار پھیلانے پر مکمل اور قانونی پابندی عائد کی جائے، اغیار کے ہاتھوں میں کھیل کر امت کے مفادات کو نقصان پہنچانے والوں کی نشاندہی کی جائے اور انہیں پوری امت کے سامنے بے نقاب کیا جائے تاکہ اس کی مکمل بیخ کنی ہو سکے۔

اگرچہ حضورﷺ کی تعلیمات افراط و تفریط سے پاک راہ معتدل کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور بنی نوع انسان کو پرامن بقائے باہمی (Peaceful mutual co-existence) کے اصول کے ذریعے ایک کنبہ بنانے کی صلاحیت رکھتی ہیں لیکن بد قسمتی سے آج مسلمان ان تعلیمات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے آپس میں ہی دست و گریبان ہیں۔ وہ امت جو ہر لحاظ سے ناقابل تقسیم وحدت تھی اور جسے بنیان مرصوص بن کر زمانے میں اسلام کے پیغام کو پوری انسانیت تک پہنچانا تھا آج وہ افتراق وتشتت کا شکار ہے۔ مسلمانوں کی مختلف جماعتیں اور گروہ مسلکوں کی نبیاد پر ایک دوسرے سے برسرپیکار ہیں اور چھوٹے چھوٹے فروعی اور نقطہ نظر کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ غیر مسلموں والا سلوک کیا جا رہا ہے جو انتہائی خطرناک ہے کسی بھی معاملہ میں اختلاف رائے کا ہونا کوئی مذموم چیز نہیں کیونکہ قدرت کے نظام میں سو فیصد یکسانیت محال ہے۔ لیکن اختلاف رائے کو اتنا بڑھا لینا کہ باہم نزاع اور جنگ وجدال تک بات پہنچ جائے یہ بہر حال مذموم ہے۔ غیر منصوص احکام کے بارے میں اختلاف رائے خود رسول اللہﷺ کے عہد میں آپ کی مجلس میں بھی ہوتا رہا اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کے عہد میں جب نئے نئے مسائل سامنے آئے جن کا ذکر قرآن وحدیث میں صراحتاً نہ تھا تو اختلاف رائے ہوا اور یہ اختلاف رائے عقل ودیانت کی بناء پر ناگزیر بھی تھا لیکن بات کبھی بھی مستقل جھگڑوں اور ایک دوسرے کی تفسیق و تکفیر تک نوبت نہیں پہنچی جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے اس

حوالے سے حضور ﷺ اور صحابہ کرام کے بے شمار ارشادات ہیں اور آئمہ کرام نے تفصیل سے اس موضوع پر بحث کی ہے۔[3]

امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ مجتہدین کو آپس میں ایک دوسرے کو یوں نہ کہیں کہ آپ نے غلطی کی یا آپ غلطی پر ہیں۔[4]

کیونکہ مجتہدین کے اختلافات میں جب کوئی جانب منکر نہیں ہوتی تو غیر منکر پر نکیر خود منکر ہے اس لیے نرمی، خیر خواہی سے انسان دوسرے کو متنبہ کردے اگر وہ قبول کرلے تو بہتر ہے ورنہ جھگڑا اور بدگوئی نہ کرے امام مالکؒ کا قول ہے کہ علم میں جھگڑا اور جدال علم کو انسان کے قلب سے نکال دیتا ہے۔[5] مفتی محمد شفیع نے اس حوالے سے بڑی اچھی بات کہی ہے:

"اجتہادی و فروعی اختلافات کے ساتھ جو معاملہ آج کیا جارہا ہے اسی بحث و مباحثہ کو دین کی بنیاد بنالیا گیا ہے اور اس پر باہمی جنگ و جدال اور سب و شتم تک نوبت پہنچادی گئی ہے یہ طرز عمل بلاشبہ ولا تفرقوا کی کھلی مخالفت اور صحابہ و تابعین کی سنت کے بالکل خلاف ہے، اسلاف امت میں کبھی کہیں نہیں سنا گیا کہ اجتہاد اختلافات کی بناء پر اپنے سے مختلف نظریہ رکھنے والوں پر اس طرح نکیر کیا گیا ہو۔[6] جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

آج حضور ﷺ کے وارثین کو آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے آپس میں افہام و تفہیم پیدا کرنی ہوگی

فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی ضرورت:

آج کے دور میں مسلم معاشروں کو درپیش چیلنجز میں فرقہ پرستی کا عفریت ہے دنیا کی پستی، محکومی اور زوال کا سبب مسلمانوں کا آپس میں اختلاف اور انتشار اور فرقہ وارانہ بنیادوں پر ان کی فرقہ بندی و فرقہ پرستی ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ پوری مسلمان قوم میں بلا تفریق نظریہ و مسلک، اتحاد و اتفاق اور پوری یکجہتی پیدا کی جائے اور ہر قسم کے اختلاف و انتشار اور فرقہ واریت کا خاتمہ کرکے ان میں ہم رنگی اور ہم آہنگی کی کوشش تیز کی جائے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

([3])Muftī Muḥammad Shafī, ***wahdat e ummat***,(Lahore : Anjuman Khuddam ul Qurʿān,1985)44.

([4])Ibid,p:17.

([5])Ibid,P:12.

([6]) Muftī Muḥammad Shafī,***Ma'āriful-Qur'ān***(Karachi: Mataba-e-Darul-Ulomm Karachi,2002)2/144.

"اور تمام کے تمام اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، اور فرقہ فرقہ نہ ہو جاؤ۔"[7]

قرآن حکیم نے امت مسلمہ سے قبل امتوں اور ان کے اختلافات کا خصوصی تذکرہ کیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا﴾[8]

"اور وہ لوگ ایک ہی امت تھے پھر اختلاف میں پڑ گئے۔"

رسول اللہ ﷺ نے بھی اختلاف کی سختی سے ممانعت فرمائی ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے:

﴿وَلَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا﴾[9]

"اختلاف نہ کرو تم سے پہلے جو لوگ تھے انھوں نے اختلاف کیا لہٰذا وہ ہلاک ہو گئے۔"

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایک امت یعنی جماعت دیکھنا چاہتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ﴾[10]

"اور بے شک یہ تمہاری امت ہی ایک امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، سو تم مجھ سے ڈرو۔"

پس کتاب و سنت سے اعراض اور آپس کے اختلافات و فرقہ بندی کا نتیجہ امہ کی ناکامی اور ضعف ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَه وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ﴾[11]

"اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور باہم تنازع میں نہ پڑو، ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی۔"

امت مسلمہ کے تمام افراد کے لیے ضروری ہے کہ وہ آپس میں رحیم و کریم اور جسد واحد کی طرح باہم متحد ہوں، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَه اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾[12]

---

7 (Sūrah Al-i'Imran:103.

(8)Sūrah Yunas,19.

(9)Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismaīl, ***Al Jāmi'Al Ṣaḥīḥ,*** Kitāb fī al-Khṣoomāt,bāb Mā Yazkar fī al askhās w lā Khṣoomāt bīan al-muslin w al-Yahod,(Beirut: Dār Al Fikar, 1988) , Ḥadīth # 2410, 2/288.

(10)Sūrah Al Mu'minūn, 52.

(11)Sūrah Al- Anfal:42

"محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ کے ساتھی ہیں کفار پر سخت ہیں، باہم رحم دل ہیں۔"

اور حدیث نبوی ﷺ ہے:

"مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے باہم محبت کرنے میں، رحم کرنے میں، اور ایک دوسرے کے ساتھ نرمی و شفقت کرنے میں ایسے ہے جیسے ایک جسم ہوتا ہے (جسم کا حال یہ ہوتا ہے کہ) اس کے کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیدار رہتا ہے اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"(13)

ایک اور فرمان نبوی ﷺ ہے:

"الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا " ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ."(14)

"مومن مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کے درمیان تشبیک دی (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر باہم پیوست ہونے کو واضح کیا) آپ ﷺ نے ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلاَ تَحَسَّسُوا، وَلاَ تَجَسَّسُوا، وَلاَ تَحَاسَدُوا، وَلاَ تَدَابَرُوا، وَلاَ تَبَاغَضُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا»(15)

"تم بدگمانی کرنے سے بچو اس لیے کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے اور نہ کسی کے عیوب کی جستجو کرو اور نہ ایک دوسرے کی جاسوسی کرو اور نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ غیبت کرو اور نہ بغض رکھو اور اللہ کے بندو بھائی بھائی بن کر رہو۔"

عالمی استعماری قوتوں نے امت مسلمہ کے اندر اپنے ایجنٹ چھوڑ رکھے ہیں جو ہوس زر اور حب جاہ میں مبتلا عناصر کو تلاش کر کے انھیں ایک مشن سونپ دیتے ہیں یہ اندرونی ایجنٹ ایک واضح نصب العین اور منصوبے کے تحت مرکز گریز

(12)Sūrah Al- Fatḥ:29.

(13)Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismaīl, ***Al Jāmi'Al Ṣaḥīḥ*** ,Kitāb al-Adāb,bāb rḥmat al –Naās w al-bāhim,Ḥadīth # 6011.

(14)-Ibid,Kitāb al.mẓālim,bāb naṣr al.maẓloom, Ḥadīth # 2446.

(15)Ibid, Kitāb al-Adāb,bāb Naha ʿen al-taḥasd w al-tadābr,Ḥadīth # 6064.

رجحانات کو فروغ دیتے ہیں کبھی رنگ و نسل کا مسئلہ اٹھادیتے ہیں تو کبھی زبان کو فتنہ کی شکل دیتے ہیں اور کبھی مذہب کا لبادہ اوڑھ کر فرقہ واریت کو ابھار دیتے ہیں۔ معمولی نکات کو یک جا کر کے نیا فرقہ معرض وجود میں لے آتے ہیں۔ فرقہ پیدا ہونے کے بعد فرقہ پرستی ایک زہر کی شکل میں جسد امت کی رگوں میں دوڑنے لگتا ہے۔ اسلامی دنیا اور پاکستان ایک انتہائی نازک دور سے گزر رہے ہیں گو ہر مسلمان کا دل اس جذبے سے سرشار ہے کہ وہ حشمت اسلام کی بحالی کے لیے کچھ نہ کچھ کر گزرے گا، لیکن حقائق اور واقعات کی تصویر یہ ہے کہ عالم اسلام میں اختلاف کی خلیج روز بروز گہری ہوتی چلی جارہی ہے۔ دوسری طرف کفر جو ملت واحدہ ہونے کی حیثیت سے ہر اسلامی ملک کے ذہنی تشخص کو ختم کرنے کے درپے ہے اور عالم اسلام کی نظریاتی بنیادوں کو مسمار کرنے کے لیے ہر طرح کے جدید اسلحہ سے لیس ہے کبھی وہ قومیت کے نام پر مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑاتا ہے اور کبھی ثقافت کے نام پر ایسے رسوم و رواج اور عادات کو اسلامی معاشرے میں رائج کرتا ہے جن سے اسلامی ثقافت اور معاشرت کی بنیاد متزلزل ہو رہی ہے۔ بے حیائی کو فروغ دیا جارہا ہے پاکستان میں ہی بعض ماڈرن عورتوں نے کہا تھا: "میرا جسم میری مرضی" حالانکہ مسلمان عورت کا جسم ایک امانت ہے۔ جس کی حفاظت اس عورت کا ذمہ ہے، اس قسم کی بیہودہ گفتگو کا پرچار پاکستان میں کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اتحاد امت:

دنیا کے نقشے پر اگر نظر ڈالی جائے تو نظر آئے گا کہ بیشتر اسلامی ممالک جغرافیائی اعتبار سے ایک دوسرے سے متصل ہیں لیکن یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ مذہبی و سیاسی اعتبار سے ان میں کوئی وحدت نہیں۔ آج مسلمان پوری دنیا میں جس زبوں حالی کا شکار ہیں، اس کے اہم اسباب میں سے قرآنی تعلیمات سے دوری اور آپس کا اختلاف و افتراق ہے، آج مسلمان ایک خدا ایک رسول، ایک قرآن، ایک کعبہ، ایک کلمہ جیسی امت واحدہ بنانے والی بنیادیں رکھتے ہوئے بھی مختلف عصبیتوں کا شکار ہیں۔ کہیں نسلی عصبیتیں اور کہیں لسانی و علاقائی۔ ان عصبیتوں کی وجہ سے امت ٹکڑے ٹکڑے بن کر دشمنوں کے لیے نرم چارہ بن گئی ہے، ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان قرآن و سیرت نبویہ سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے اندر اتحاد و اتفاق اور یگانگت پیدا کریں، قرآن کریم نے مسلمانوں کو بھائی بھائی قرار دیا ہے ارشاد باری تعالی ہے:

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (16)

"بے شک مسلمان بھائی بھائی ہیں، سو اپنے بھائیوں میں باہم صلح کرادو، اور اللہ تعالی سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا

(16) Sūrah Al-Ḥujurat:10

جائے۔"

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ، وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَكْذِبُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ "(17)

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو (مدد کے وقت) بے سہارا چھوڑ دے اور نہ اس سے جھوٹ بولے اور نہ اسے حقیر گردانے۔"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

"الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَخُونُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ ، عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ "(18)

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس کے ساتھ نہ خیانت کرتا ہے، نہ ہی اس سے جھوٹ بولتا ہے، نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے، ایک مسلمان کی عزت، اس کا مال اور اس کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔"

آج اسلام اور اسلامی دنیا کو جن بین الاقوامی خطرات اور چیلنجوں کا سامنا ہے وہ آندھی اور طوفان کی طرح عالم اسلام کی طرف بڑھ رہے ہیں اور اس کو گھیرنے اور اس کا استحصال کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں لہٰذا ان چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے عالم اسلام کو متحد ہونے کی جتنی شدید ضرورت آج ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔

گلوبلائزیشن اور امت

یہ ایک ناقابل تردید تاریخی اور ابدی حقیقت ہے کہ اسلام نے انسانیت کو ایک مکمل دین اور مستقل تہذیب عطا کی، ایک مثالی اور ابدی ضابطۂ حیات عطا فرمایا، ایک ایسا فلسفۂ حیات عطا فرمایا جس نے انسانی تہذیب و تمدن پر گہرے اور انمٹ نقوش مرتب کیے، مشرق و مغرب غرض دنیا کے ہر خطے اور ہر قوم پر اس کے مثالی اثرات مرتب ہوئے جس کے نتیجے

(17)Muslim ibn Al-ḤaJJāJ,***Al Jāmi' al-Ṣaḥīḥ*** Al-Muslim,Kitāb al.bir w al-ṣilat,bāb tḥrim ẓulm al-muslim,(, Dār Al-'Ilm ,2007), Ḥadīth # 2564,2/222.

(18)Al Tirmidhī, Muḥammad bin Isa. ***Sunan al Tirmidhī***,Ābwāb al-bir,bābmā jaʿ fī sagfat al.Muslim ʿela al-muslim (Beirut: Dār Al Fikar, 2001), Ḥadīth # 1927,1/311.

میں دنیا ایک ایسے ضابطۂ حیات سے متعارف ہوئی، جس نے زندگی کے ہر شعبے اور ہر گوشے میں انسان کی رہنمائی کی، چنانچہ اسلام نے مذہب، معاشرت، سیاست، معیشت، تہذیب و تمدن، اخلاق اور انسانی زندگی کے ہر شعبے میں انسانیت کی قیادت اور رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔

اسلام ایک آفاقی دین اور ابدی ضابطہ زندگی ہے جب کہ مسلم امہ بلا تفریق رنگ و نسل اور قوم و ملت ایک امت ہے، رسول اللہ ﷺ نے غیر اسلامی اور غیر انسانی امتیازات کا خاتمہ فرما کر پوری انسانیت اور مخلوق کو اللہ کا کنبہ قرار دیا۔ مسلم امہ کا تصور عالمگیر حیثیت کا حامل اور بین الاقوامی امت کے اصولوں پر مبنی ہے۔ آپ ﷺ نے عرب و عجم کالے اور گورے ہر انسان کو آدم کی اولاد قرار دے کر پوری انسانیت کو ایک برادری اور مسلم امہ کو جسد واحد، ایک امت قرار دیا، مساوات اور اخوت و اجتماعیت کا یہ رنگ دینی مساوات اور ملی یگانگت کا مظہر ہے۔ روح اسلام نے اخوت، اجتماعیت اور فلاح انسانیت کا وہ تصور عطا کیا جس کی مثال پوری انسانیت اور مذاہب کی تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے، تاہم امت اور ملت کا یہ تصور صرف اور صرف اسلامی اخوت و اجتماعیت اور دینی ملی یگانگت پر مبنی ہے اس نظریے نے وحدت امت کے تصور کو اجاگر کیا اور قوم رسول ہاشمی ایک عالمگیر امت اور ملت قرار پائی۔

اس طرح گویا اسلامی عالمگیریت کا وہ اصول وضع ہوا جس نے پوری امہ کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا، خدمت اور فلاح انسانیت اس کی بنیاد قرار پائے[19]۔ یہ ایک عالمگیر مذہب ہے "دین اسلام" اور عالمگیر امت "مسلم امہ" کی خصوصیت ہے کہ جب کہ عہد حاضر میں اکیسویں صدی کے آغاز پر جبر و استبداد، ظلم و استحصال، استعماریت پسندی اور معاشی استحصال پر مبنی جو دو اصول صلیب کے علمبرداروں اور صیہونیت کے ترجمانوں یورپ اور امریکا نے انسانیت کے سامنے پیش کیے، وہ "نیو ورلڈ آرڈر" اور "گلوبلائزیشن" ہیں۔[20] عالمی استعمار اور صیہونیت کے یہ دو ہتھیار وہ ہیں جن کے ذریعے وہ عالمگیریت کے نام پوری دنیا کو اپنا غلام بنانا چاہتے ہیں یہ عالمگیر سطح پر اسلام اور مسلم امہ کے خلاف بالخصوص اور پورے مظلوم انسانیت کے خلاف بالعموم ایک عالمی سازش ہے۔[21] جس کا مقصد عالمگیر سطح پر معاشی استحصال کے سوا کچھ نہیں۔ یہ اقتصادی اور معاشی طور پر انسانیت کو مفلوج کر دینے کی عالمی کوششوں کا حصہ ہے

---

(19)Yāsir Nadeem,***Globalization-our-islām***,(Karachi: Dār Al-Isāʿeat,2004)P:47.

(20)Ibid,P:48.

(21)Ibid,P:48.

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 8, No. 1 || January-June 2022 || P. 1-11
https://doi.org/10.29370/siarj/issue14urduar1

the international Encyclopedia of Business Management کے مطابق یہ ایک عالمی تہذیب کے پھیلاؤ اور اسے وسعت دینے کے لیے نقش راہ ہے۔ ہاں اب گلوبلائزیشن سے امت کو فرار ممکن نہیں لہٰذا علمائے مجتہدین پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ امت کے اس سے ہونے والے نقصانات سے آگاہ کریں اور گلوبلائزیشن کا مسلم معاشروں کو فائدہ اٹھانے کی راہیں سمجھائیں اسی طرح اس سے پیش آنے والی مشکلات کا تدارک اور حل بتلائیں۔

خلاصہ بحث و نتائج:

اسلامی معاصر معاشروں کو درپیش تحدیات میں داخلی اور خارجی طور پر بیسوں مسائل کا سامنا ہے اور اس وقت امت مسلمہ سیاست، مذہب، سماج اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق فکری چیلنجز کے بھنور میں پھنسی ہوئی ہے اور تیزی سے بدلتی دنیا، حالات وواقعات، زمینی حقائق اور گلوبلائزیشن کے تناظر میں اسلامی معاشروں کو فکری کج رویوں سے بچا کر انہیں سلامتی کے راستے پر گامزن کرنا اور خاص طور پر نوجوان نسل کو ان تحدیات کے لیے تیار کرنا از بس ضروری ہے تاکہ اسلامی معاشروں میں اور خصوصا پاکستان میں مختلف فیہ مسائل میں اشترکات کو اجاگر کرکے بین المسالک ہم آہنگی کو رواج دیا جائے، فرقہ پرستی کے عفریت کو نیست و نابود کیا جائے اور ہر روز سمٹتی دنیا کی رفتار کو سامنے رکھتے ہوئے اسلامی معاشرے کی بنیادیں مزید مضبوط کرنی چاہیے تاکہ فکری طوفان اس عمارت کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اور یہ ذمہ داری مجتہدین امت اور علمائے اسلام پر عائد ہوتی ہے کیونکہ انھیں ہی انبیاء کے وارث گردانا گیا ہے اور اسلامی تاریخ گواہ ہے جب بھی قوموں اور معاشروں میں فکری آفات نے حملہ کیا تو یہی علمائے عظام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، شیخ سرہندی، اور شاہ ولی اللہ کی شکل میں سامنے آئے اور ان تحدیات کا مقابلہ کرکے اسلامی معاشروں کو ہمیشہ کے لیے آسانیاں فراہم کر گئے۔ آج بھی یہ معاشرے انہیں علماء، مجتہدین، فقہاء اور اسلامی سکالرز کے منتظر ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اپنے حصے کا کام کریں تاکہ معاشروں کی تطہیر ہو اور اتحاد امت کا سفر غلبہ اسلام کی منزل کو قریب کردے۔

CC BY NC SA This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)